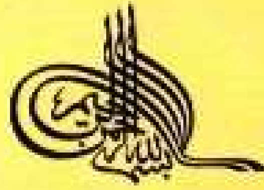


ولقد یسرنا القرآن للذکر فهل من مدکر
القمر ۵۴، ۱۷

سورۃ الزلزال

ترجمہ و تشریح

محمد کریم سلطانی

ادارہ تبلیغ الاسلام

مکتبہ صبح نور جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء
پیپلز کالونی فیصل آباد Ph:041-730833-34

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ

(القمر-۵۴/۱۷)

سورة

الزلزال

ترجمہ و تشریح

محمد کریم سلطانی

ناشر

ادارہ تبلیغ الاسلام

ملنے کا پتہ: مکتبہ صبح نور جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء

پیپلز کالونی فیصل آباد فون: 041-730834

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ○ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ○
وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا ○ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ○ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى
لَهَا ○ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ○ فَمَنْ يَّعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ○ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ○

جب زمین میں پوری شدت کے ساتھ زلزلے برپا کیے جائیں گے اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال دے گی اور انسان کہے گا: اسے کیا ہوگیا ہے؟ اس دن وہ اپنی ساری خبریں بیان کردے گی۔ کیونکہ آپ کے رب نے اسے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس دن لوگ گروہ درگروہ ظاہر ہونگے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں۔ پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی، وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہوگی، وہ اس دیکھ لے گا۔

-:- ✿ -:-

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَھَا:

جب زمین میں پوری شدت کے ساتھ زلزلے برپا کیے جائیں گے۔

اللہ وحدہٗ لاشریک جب قیامت برپا کرنے کا ارادہ فرمائے گا تو حضرت اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا حکم دے گا۔ جب وہ صور پھونکیں گے تو زمیں میں زلزلے برپا ہو جائیں گے۔ اس زمین کو تہہ وبالا کر دیا جائے۔ اللہ وحدہٗ لاشریک نے اس کا یوں بھی تذکرہ فرمایا ہے:

یَااَیُّھَاالنَّاسُ اتَّقُوا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْئٌ عَظِیْمٌ۔

(الحج ۱/۲۲)

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو بیشک قیامت کا زلزلہ شیٔ عظیم ہے۔

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ لَیْسَ لِوَقْعَتِھَا کَاذِبَةٌ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا۔

جب برپا ہونے والی قیامت برپا ہوگی۔ جب یہ برپا ہوگی کوئی اسے جھٹلانے والا نہ ہوگا۔ کسی کو پست کرنے والی اور کسی کو بلند کرنے والی ہوگی جب زمین کو پوری شدت کے ساتھ متحرک کیا جائے گا

یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَکَانَتِ الْجِبَالُ کَثِیْبًا مَّھِیْلًا۔

اس قیامت کے دن زمین لرزنے لگے گی اور پہاڑ (بھی) اور پہاڑ ریت کے بہتے ہوئے ٹیلے بن جائیں گے۔ یہ زلزلے اتنے شدید ہونگے کہ زمین ریزہ ریزہ ہو جائے گی۔

كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا. (الفجر ۸۹/۲۱)

جب زمین کو کوٹ کر بالکل ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔

یہ کتنا ہولناک منظر ہوگا جس زمین پر انسان صدیوں بسرا کرتا رہا اور بڑے آرام وسکون سے اس پر گزر وبسیرا کرتا رہا اچانک اس میں زلزلے برپا کر دے جائیں جس سے اس کا سارا نظام تہہ و بالا ہو جائے گا زمین اپنے دفینے اُگل دے گی وہ اپنے بوجھوں سے خالی ہو جائے گی جب اس کے اندر کوئی بوجھ نہ رہے گا وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکے گی جس سے زلزلوں پر زلزلے برپا ہوں گے اور اس درجہ حرکت وقوع پذیر ہوگی کہ زمین خود ریزہ ریزہ ہو جائے گی۔

وَفِیْ ذَالِکَ اِیْمَاءٌ" اِلٰی شِدَّةِ الْحَالِ یَوْمَئِذٍ، وَلَفْتٌ" لِاَنْظَارِ الْكُفَّارِ اِلٰی اَنْ یَتَدَبَّرُوا الْاَمْرَ وَیَعْتَبِرُوْا، وَ كَانَ یُقَالُ لَهُمْ اِذَا كَانَ الْجَمَادُ مُضْطَرِبٌ" لِهَوْلِ ذَالِکَ الْیَوْمِ، فَهَلْ لَكُمْ اَنْ تَسْتَیْقِظُوْا مِنْ غَفْلَتِكُمْ وَتَرْجِعُوْا عَنْ عِنَادِكُمْ۔

(حدائق الروح الریحان ۳۲/۲۳۲)

اس میں اس دن کی شدتِ حال کی طرف اشارہ ہے اور کفار کو متوجہ کرنا ہے کہ وہ امرِ قیامت میں غور وفکر کریں اور عبرت پکڑیں گویا کہ انہیں کہا جارہا ہے: اس دن کے ھول سے جب جمادات مضطرب ہیں تو کیا وقت نہیں آیا کہ تم اپنی غفلت سے بیدار ہو جاؤ اور اپنے عناد سے واپس آجاؤ۔

وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا:

زمین اپنے بوجھ باہر نکال دے گی۔

زمین میں جتنے دفینے ہونگے باہر نکل آئیں گے۔ بڑے بڑے دفینے سونے اور چاندی کے ذخائر باہر آجائیں گے۔ زمین اپنے بوجھ سے ہلکی ہوجائے گی۔ یہ پہاڑ روئی کے گالے بن کر اڑتے پھریں گے۔

اَلْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ وَمَا اَدْرٰکَ مَا الْقَارِعَةُ. یَوْمَ یَکُوْنُ النَّاسُ کَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ وَتَکُوْنُ الْجِبَالُ کَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ.

(دل ہلا دینے والی) خوفناک آواز، یہ خوفناک آواز کیا ہے؟ آپ کو کس نے بتایا کہ خوفناک آواز کیا ہے؟ اس دن لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگ برنگی اون کی طرح ہوں گے۔

وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا:

اَثْقَالٌ" جَمْعُ ثِقْلٍ بِفَتْحَتَیْنِ وَهُوَ الشَّیْئُ الْمَصُوْنُ الْکَرِیْمُ

عَلٰی صَاحِبِہٖ وَغَیرِہٖ۔

(کشف الاسرار ۱۰/۵۷۷)

اثقال ثِقَل (ثاء اور قاف کے فتح کے ساتھ) کی جمع ہے۔ وہ اس شئ مصون کو کہتے ہیں جو اپنے مالک اور غیر مالک کو بڑی کریم وعزیز ہو۔

وَیَحْتَمِلُ اَنَّ الْاَثْقَالَ جَمْع" کَقَوْلِہٖ عَزَّوَجَلَّ ،سَنَفْرُغُ لَکُمْ اَیُّھَا الثَّقَلَانِ فَیَکُوْنُ الْمَعْنٰی ،اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ ،الْجِنَّ وَالْاِنْسَ مِنْ بَاطِنِھَا اِلٰی ظَاھِرِھَا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ.

(کشف الاسرار ۱۰/۵۷۷)

اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اثقال جمع ہو (جسکا معنی ہو تمام جن وانس) جسے اللہ عزوجل کا ارشاد مبارک ہے: سَنَفْرُغُ لَکُمْ اَیُّھَا الثَّقَلَانِ. (ہم عنقریب توجہ فرمائیں گے تمہاری طرف اے جن وانس) اس وقت اس آیت کا معنی ہوگا زمین جن وانس کو اپنے باطن سے باہر نکال دے گی۔ واللہ اعلم۔

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَھَا :

اور کہے گا انسان اسے کیا ہو گیا ہے؟

یہ دہشت ناک آواز یہ زلزلے یہ پہاڑوں کا اڑنا انسان کی سمجھ سے

باہر ہوگا۔ وہ مجسمہ حیرت بنا اپنے آپ سے سوال کر رہا ہے کہ اس زمین کو کیا ہوگیا ہے۔ انسان حواس باختہ ہوجائے گا۔ اسکی عقل وخرد اسے جواب دے جائے گی اور وہ دیوانوں کی طرح سرگرداں ہوگا۔

بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ تمام نفحہ ثانیہ کے حالات ہیں۔ انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے کیلیے زمین کو پھر حیات بخشنے کیلیے اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو دوبارہ صور پھونکنے کا حکم دے گا وہ دوبارہ جب صور پھونکیں گے تو زمین پھر تھر تھر کانپے گی اس میں زلزلہ نمودار ہوگا اس میں تھرتھراہٹ پیدا ہوگی اور زمین اپنے دفینے اگل دے گی۔ جتنی مخلوق، جتنے انسان اس زمین میں دفن ہونگے وہ دوبارہ زندہ کردیے جائیں گے۔ انسان اپنی اپنی قبروں سے اٹھیں گے اور حیرت سے کہیں گے اس زمین کو کیا ہوگیا ہے۔ سب انسان تو ایسا نہیں کہیں گے کفار ومشرک جن کے مقدر میں دائمی عذاب ہے وہ چیخ کر کہیں گے اسے کیا ہوگیا۔

مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا۔ کس نے ہمیں ہماری آرام گاہوں سے اٹھایا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ–رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ–قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ–صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ– تَقِیْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ اَکْبَادِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَیَجِیْءُ الْقَاتِلُ فَیَقُوْلُ: فِیْ هٰذَا قَتَلْتُ، وَیَجِیْءُ

الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رِحْمِيْ وَيَجِيْئُ السَّارِق فَيَقُوْلُ فِي هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ. ثُمَّ يُدْعَوْنَهُ فَلَا يَأْخُذُوْنِ مِنْهُ شَيْئاً.

ابن کثیر ۸/۴۶۰

صحیح مسلم (۱۰۱۳)

حضرت ابوھریرہ -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور -رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

زمین اپنے جگر کے ٹکڑے یعنی سونا چاندی کو اسطوان کی صورت میں قے کرے گی۔ پس قاتل آئے گا تو وہ (انہیں دیکھ کر) کہے گا میں نے اس (دولت) کی خاطر قتل کیا تھا۔ قاطع رحم آئے گا وہ کہے گا میں نے اس کی خاطر قطع رحمی کی تھی اور چور آئے گا وہ کہے گا اس مال کے چوری کرنے کے بدلے میرا ہاتھ کاٹا گیا۔ پھر انہیں اس سونا چاندی کو لینے کو کہا جائے تو وہ اس سے کچھ بھی نہ لیں گے۔

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا۝بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا:

اس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی کیونکہ آپ کے رب نے اسے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔

قیامت کے دن اللہ تعالٰی کے حکم سے زمین اپنے اوپر وارد ہونے

والے تمام حالات بیان کردے گی۔ کون کون اس کی پشت پر نیکیاں کرتا رہا اور کون کون اس کے اوپر گناہوں کا مرتکب ہوا۔

تُخْبِرُ الْاَرْضُ بِمَا عَمِلَ عَلَیْهَا مِنْ خَیْرٍ اَوْشَرٍّ یَوْمَئِذٍ

نیکی وبدی میں سے جو کچھ بھی اس پر عمل کیا جاتا رہا، زمین اس دن وہ سب کچھ بتادے گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ –رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ– قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ –صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ– هٰذِهِ الْاٰیَةَ "یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا" قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا؟ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰی كُلِّ عَبْدٍ وَاَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰی ظَهْرِهَا اَنْ تَقُوْلَ عَمِلْتَ عَلَیَّ كَذَا وَكَذَا یَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ: فَهُوَ اَخْبَارُهَا.

مسند الامام احمد (۸۸۵۳) ۹/۲۹

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ حسن

حضرت ابوہریرہ –رضی اللہ عنہ– نے فرمایا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیۂ کریمہ "یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا" کی تلاوت فرمائی تو ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو اس کی خبریں کیا ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ارشاد فرمایا اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ اللہ کے ہر بندے اور بندی کے متعلق گواہی دے گی جو کچھ وہ اس کی پشت پر کرتے رہے ہیں وہ زمین کہے گی میری پشت پر یہ یہ کیا گیا فلاں فلاں دن کیا گیا اس کا ایسا کہنا اس کا خبریں دینا ہے۔

اسلاف کا طرز عمل:

اَنَّ اَبَا اُمَیَّةَ صَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْمَکْتُوْبَةَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَجَعَلَ یُصَلِّیْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا، فَلَمَّا فَرَغَ قِیْلَ لَهٗ یَا اَبَا اُمَیَّةَ، مَاهٰذَا تَصْنَعُ؟ قَالَ قَرَأْتُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ "یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا"، فَاَرَدْتُ اَنْ یَشْهَدَ لِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

فَطُوْبٰی لِمَنْ شَهِدَلَهُ الْمَکَانُ بِالذِّکْرِ وَالتِّلَاوَةِ وَالصَّلٰوةِ نَحْوِهَا وَوَیْلٌ "لِمَنْ شَهِدَ عَلَیْهِ بِالزِّنَا وَالشُّرْبِ وَالسَّرِقَةِ وَالْمَسَاوِیْ۔

(حدیقۃ الروح والریحان ۳۲/۲۳۵)

ابو امیہ نے مسجد حرم میں صلاۃ مکتوبہ (فرض نماز) ادا کی پھر وہ آگے بڑھے تو انہوں نے یہاں اور وہاں صلاۃ نافلہ ادا کرنا شروع کر دی۔ جب وہ اس صلاۃ سے فارغ ہوئے تو ان سے کہا گیا اے ابو امیہ! تم یہ کیا کرتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا میں نے اس آیت کی تلاوت کی یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ

اَخۡبَارَهَا (اس نے یہ زمیں اپنے خبریں بیان کرے گی) تو میں نے ارادہ کیا کہ یہ مسجد حرام (کی وہ جگہیں جہاں میں نے صلاۃ ادا کی ہے) میرے حق میں گواہی دے دیں۔

پس مبارک اور سزاوار جنت ہے وہ آدمی جس کیلئے یہ زمین ذکر، تلاوت قرآن، نماز وغیرہ کی گواہی دے اور بربادی ہے، سزاوار جہنم ہے وہ آدمی کہ یہ زمین جس کے خلاف زنا، شراب نوشی، چوری اور گناہ کی گواہی دے۔

حضور ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

آج سے کچھ عرصہ قبل جب یہ آیات تلاوت کی جاتیں تو کمزور ایمان والے لوگ ان کی مختلف تاویلات کرتے۔ اندھی بہری زمین کو کیا پتہ کہ اس پر کیا ہو رہا ہے۔ بے جاں در و دیوار کیا جانیں کہ ان کے احاطہ میں کیا کیا گل کھلائے جا رہے ہیں، ویرانوں اور تاریکیوں میں نیک و بد اعمال کی جو دنیا آباد رہی ان کا سراغ کیسے لگایا جا سکتا ہے۔ اس قسم کے شکوک انہیں پریشان کیا کرتے تھے لیکن سائنس کی محیر العقول ایجادات نے ان سب سوالات کا علمی جواب بہم پہنچایا دیا۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور پھر ٹیپ ریکارڈر کی ایجاد نے ان تمام شکوک کا ازالہ کر دیا۔ جب ریڈیو اسٹیشن سے نشر ہونے والی آواز آنِ واحد میں دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچ جاتی ہے اور سنی بھی جا سکتی

ہے، جب ٹیلی ویژن اسٹیشن پر پیش کیا جانے والا پروگرام اپنی تفصیلات کے ساتھ دور دور تک دیکھا جاسکتا ہے، مکانوں کی دیواریں، قلعوں کی فصیلیں، اونچے اونچے پہاڑ اور گھنے جنگلات ان تصاویر کو دیکھنے میں مانع نہیں ہو سکتے، جب ٹیپ ریکارڈر کے ذریعے ہر آواز کو اس کے لب ولہجہ اور زیر و بم کے ساتھ مقید کیا جاسکتا ہے اور جب کوئی چاہے انہیں بار بار سن سکتا ہے۔ اگر راڈار کی آنکھ ہزاروں میل دوراڈوں سے اڑنے والے جہازوں کا سراغ لگاسکتی ہے تو اب اس بات میں کوئی شبہ نہ رہا کہ زمین کا ذرہ ذرہ ایک خاموش تماشائی کی طرح ہماری کارستانیوں کو دیکھ رہا ہے اور اسکا ریکارڈ مرتب کر رہا ہے۔ قیامت کے روز ہماری زندگی پوری تفصیل کے ساتھ ہمیں دکھائی جائے گی۔ پھر کسی میں یہ ہمت نہ ہوگی کہ ان کا انکار کرے۔

(ضیاء القرآن ۶۳۲/۵)

قیامت کے دن گواهیاں:

قیامت کے دن درج ذیل گواہیاں ہونگی:

۱۔ مکان — يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا۔

اس دن یہ زمین اپنی خبریں بیان کرے گی۔

۲۔ زبان — يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ۔

اس دن کے خلاف انکی زبانیں گواہی دیں گی۔

۳۔اعضاء انسانی وَتُکَلِّمُنَا اَیْدِیْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا

كَانُوا يَكْسِبُوْنَ۔

ہم سے ان کے ہاتھ کلام کریں گے اور ان کے پاوں

گواہی دیں گے جو وہ کام کیا کرتے تھے۔

۴۔کراماً کاتبین لکھنے والے معزز فرشتے۔اِنَّ عَلَيْهِمْ لَحَافِظِيْن. كِرَاماً

كَاتِبِيْنَ يَعْلَمُوْنَ مَاتَفْعَلُوْنَ بیشک ان پر محافظ ہیں لکھنے

والے معزز فرشتے جو جانتے ہیں جو تم کرتے ہو۔

۵۔رجسٹر هٰذا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُم بِالْحَقِّ۔

یہ ہماری کتاب تمہارے خلاف حق بولتی ہے۔

۶۔حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيْراً وَدَاعِياً

اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجاً مُنِيْرا۔

بیشک ہم نے آپ کو بھیجا ہے گواہی دینے والا

بنا کر، مبشر بنا کر، نذیر بنا کر اور داعی الی اللہ اس کے

اذن سے بنا کر اور ایسا

آفتاب بنا کر جو منور کر دینے والا ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

باشد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شما بر شما گواہ زیرانکہ او مطلع است بنور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ در دین من رسیدہ وحقیقتِ ایمانِ او چیست وحجابے کہ بداں از ترقی محجوب ماندہ است کدام است پس اوے شناسد گناہانِ شمار او درجات ایمان شمار او اعمالِ نیک و بد شمار او اخلاص ونفاقِ شمارا۔

ترجمہ:

تمہارا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم پر گواہی دے گا کیونکہ وہ جانتے ہیں اپنی نبوت کے نور سے اپنے دین کے ہر ماننے والے کے رتبہ کو کہ میرے دین میں اس کا کیا درجہ ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے۔ اور وہ کونسا پردہ ہے جس سے اس کی ترقی رکی ہوئی ہے۔ پس وہ تمہارے گناہوں کو بھی پہچانتے ہیں۔ تمہارے ایمان کے درجوں کو، تمہارے نیک اور بد سارے اعمال کو اور تمہارے اخلاص اور نفاق کو بھی خوب جانتے ہیں۔

۷۔ اللہ رب العالمین: اِلَّا کُنَّا عَلَیْکُمْ شُھُوْدًا۔

ہم تمہارے خلاف گواہ ہیں۔

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ:

اس دن لوگ پلٹیں گے بکھر بکھر کرتا کہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں۔

يَصْدُرُوْنَ عَنْ قُبُوْرِهِمْ اِلٰى مَوْضِعِ الْمُحَاسَبَةِ مُتفرِّقِيْنَ مُتبدِّدِيْنَ لَايَلْوِىْ اَحَدٌ عَلٰى اَحدٍلِلْهَوْلِ الْوَاقِعِ۔

(کشف الاسرار ۱۰/۵۷۸)

لوگ اپنی اپنی قبروں سے حساب کی جگہ پلٹیں گے جدا جدا اور بکھرے بکھرے ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے نہ ہونگے۔ اس دن وقوع میں آنے والے ہول وخوف کی وجہ سے۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ٥ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ:

پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہوئی وہ اسے دیکھ لے گا۔

جو انسان اس جہان فانی سے اپنا ایمان سلامت لے گیا سمجھے وہ سب کچھ ساتھ لے گیا ابدی سعادتیں اس کا مقدر ٹھہریں اس کیلئے عالم برزخ میں راحت وآرام ہے تو اس کیلئے عالم آخرت میں دائمی انعامات ہیں۔

اس عالم آب وگل میں نعمت ایمان سے معمور فرزند آدم بڑے

نصیبوں والا ہے۔

اس کے بختوں کے سامنے سکندری کیا چیز ہے اس مرد مومن نے فانی دیکر باقی کا سودا کیا، ناپائیدار دے کر پائیدار کا خریدار بنا اور مٹ جانے والی اشیاء سے منہ موڑ کر باقی رہنے والی اشیاء و انعامات کو حاصل کر لیا۔

اس عالم آخرت میں مومن کی کوئی نیکی ضائع نہ ہوگی اس نے جو معمولی سے معمولی بھی نیکی کی ہوگی اس کا اسے بہتر اجر و ثواب ملے گا اور اسے اس نیکی کے صلے میں اتنا کچھ دیا جائے گا کہ وہ انعامات آج ہمارے تصورات سے وراء ہیں ملاحظہ ہو:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

مَنْ تَصَدَّقَ بِعِدْلِ تَمْرَۃٍ مِنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَّا الطَّیِّبَ فَاِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُھَا بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ یُرَبِّیْھَا لِصَاحِبِہٖ کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّہٗ حَتّٰی تَکُوْنَ مِثْلَ الْجِبَالِ۔

(ضیاء القرآن وقال متفق علیہ)

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص حلال کی کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ تو طیب و پاکیزہ کمائی سے صدقہ قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول

فرما کر اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ پھر اس کی پرورش کرتا ہے اس نیکی کرنے والے کیلئے جیسے تم میں سے کوئی بچھیرے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ نیکی پہاڑ جتنی ہو جاتی ہے۔

وعدہ الٰہی صرف دکھانے کا ہے:

جو ذرہ برابر نیکی کرے اسے بھی دیکھ لے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اسے بھی دیکھ لے گا۔ قیامت کا دن یوم الدین، جزاء وسزا کا دن ہے اس دن ہر فرد بشر کو اس کی نیکیاں بھی دکھائی جائیں گی اور اس کے سامنے اس کی بدیاں بھی رکھ دی جائیں گی۔ وہ آدمی جو چھپ چھپا کر نیکی کرتا ہے جس کا اس کے علاوہ اس کے کسی قریبی عزیز کو بھی علم نہیں وہ نیکی بھی اس دن عیاں کر دی جائے گی۔ اور اس نیکی کا بہتر اجر عطا فرما دیا جائے گا، بلکہ ظل الٰہی میں ایک خوش نصیب وہ بھی ہو گا جس نے اتنا چھپ کر صدقہ وخیرات کیا ہو گا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے جو دیا بائیں ہاتھ کو اس کی خبر تک نہ ہو گی۔ حدیث پاک کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

وَرَجُلٌ" تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَاتُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ۔

صحیح البخاری رقم الحدیث (۶۶۰) جلد ۱ صفحہ ۲۰۹

ظلِ الٰہی کے مزے لینے والے خوش نصیبوں میں وہ بھی ہوگا جس نے (اللہ کی راہ میں) صدقہ یوں چھپا کر دیا کہ اس کا بائیں ہاتھ نہ جان سکا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے راہ الٰہی میں کیا دیا ہے۔

اسی طرح کافر و مشرک اللہ جل جلالہ کا منکر اس کے سامنے اس کی زندگی کی ساری بدیاں رکھ دی جائیں گی اور اس نے جو ایک معمولی سی بھی بدی کی ہوگی اور عام سا گناہ اس سے سرزد ہوا ہوگا وہ بھی اسکے سامنے عیاں کر دیا جائے گا۔ قرآنی الفاظ ملاحظہ ہوں:

وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّا اَحْصٰهَا وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا۔

الکھف ۴۹/۱۸

اور ان کے سامنے نامہ اعمال رکھ دیا جائے گا پس آپ دیکھیں گے کہ مجرم ڈر رہے ہوں گے اس (گناہوں کی تفصیل) سے جو اس میں ہے وہ کہیں گے ہائے افسوس اس اعمال نامہ کو کیا ہو گیا کہ اس نے نہ کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا اور نہ بڑا گناہ چھوڑا مگر اس نے (پوری تفصیل سے) اسے گن کر رکھ دیا

ہے اور وہ پائیں گے جو بھی وہ عمل (دنیا میں کرتے رہے) اپنے سامنے اور آپ کا ربّ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

اللہ رب العزت اپنے قدرتِ کاملہ سے ہر فردِ بشر کو اس کی نیکیوں کی تمام تفصیل اور اس کی بدیوں کی تمام فہرست دکھائے گا۔ اور قرآن کریم بھی دکھانے کی بات فرما رہا ہے۔ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ پس جس نے ایک ذرہ برابر نیکی کی اسے بھی وہ دیکھے گا اور جس نے ایک ذرہ برابر شر کیا اسے بھی وہ دیکھے گا۔ لیکن یہاں ہر ذرہ نیکی اور ہر ذرہ برائی پر جزا و سزا کا ذکر نہیں ہے یہاں صرف دکھانے کا تذکرہ ہے کیونکہ وہ دن تو اہل ایمان کا دن ہے اس دن اہل ایمان پر کرم در کرم ہوگا کیونکہ اس دن ان کی بدی کے ذرے تو درکنار بڑے بڑے گناہ صاف ہوں گے۔

ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ - اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ بِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا

تَعْطِفُ الْوُحُشُ عَلٰی وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰہُ تِسْعًا وَتِسْعِیْنَ رَحْمَۃً یَرْحَمُ بِهَا عِبَادَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

صحیح مسلم ۲/۳۵۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں اللہ تعالیٰ نے ان سو رحمتوں میں سے ایک رحمت جن وانس چوپائیوں اور حشرات کے درمیان نازل فرمائی ہے۔ وہ اسی رحمت کی وجہ سے ایک دوسرے پر مہربان ہیں اور وہ اسی رحمت کی وجہ سے ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے وحشی جانور اپنی اولاد پر شفقت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ننانوے (99) رحمتیں مؤخر فرمادی ہیں ان کے ذریعے اپنے (مومن) بندوں پر قیامت کے دن رحم وکرم فرمائے گا۔

سبحان اللہ!

وہ رحمان ورحیم ہے اس کی رحمتوں کا کون اندازہ لگا سکتا ہے اس کی اس دنیا میں نازل کردہ ایک رحمت عقل وخرد سے وراء ہے کب سے دنیا بنی ہے کب تک رہے گی ایک رحمت کا ظہور ہی اتنا ہے کہ لاکھوں کروڑوں سال پر محیط اس دنیا میں ابھی اس کی برکات ختم نہیں ہوئیں دنیا کے جس بھی خطہ میں رحمت وشفقت کی بہاریں نظر آتی ہیں عالم الحیوانات میں جو شفقت وپیار

ہے وہ اس ایک رحمت کا کرشمہ ہے جب اس خالق و مالک کی ایک رحمت انسانی فہم سے بلند و بالا ہے تو اب بتائیے قیامت کے دن اس کی اہل ایمان پر ننانوے (99) رحمتوں کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔

حضور سیّد العالمین صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شفاعت فرمائیں گے کیا یہی ایک رحمت ہی اہل ایمان کیلئے کافی نہیں وہ غموں کو غلط کرنے والے وہ رحمت کی چادر پھیلانے والے وہ مشفق و غمخوار صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مقام محمود پر سجدہ ریز ہوں گے تو تمام اہل ایمان کے چہرے خوشی و مسرت سے مہک اٹھیں گے۔

اس نبی عربی مکی و مدنی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی رحمت و کرم سے اپنے کسی امتی کو بھی محروم نہیں فرمانا بلکہ یہانتک ارشاد فرمایا:

شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ۔

صحیح سنن الترمذی (۲۴۳۶)

قال الالبانی: صحیح

میری شفاعت میری امت کے اہل کبائر کیلئے ہوگی۔

اب جب کبائر کے مترکب افراد دامان مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پناہ لیں گے تو بتائیے۔ جن سے کبائر سرزد نہیں ہوئے ان پر رحمت و

شفقت کا عالم کیا ہوگا۔

خادم رسول صلّی اللہ علیہ وسلم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ شاید قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر سن کر اس کے احوال کی تفصیل سے آگاہ ہو کر مضطرب و پریشان ہوں اور پھر انہیں دفعۃً خیال آیا ہو کہ اس دن ہمارے آقا و مولیٰ لجپال نبی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر مشکل مرحلہ پر کام آئیں گے عرض گزار ہوئے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ –رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ –قَالَ

سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ یَشْفَعَ لِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ؟ فَقَالَ : "اَنَا فَاعِلٌ" "قَالَ قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! فَاَیْنَ اَطْلُبُکَ ؟ قَالَ "اُطْلُبْنِیْ –اَوَّلَ مَاتَطْلُبُنِیْ – عَلَی الصِّرَاطِ" قَالَ: قُلْتُ :فَاِنْ لَمْ اَلْقَکَ عَلَی الصِّرَاطِ؟ قَالَ "فَاطْلُبْنِیْ عِنْدَ الْمِیْزَانِ" قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَکَ عِنْدَ الْمِیْزَانِ بِہٖ قَالَ "فَاطْلُبْنِیْ عِنْدَ الْحَوْضِ " فَاِنِّیْ لَا اُخْطِیُٔ ھٰذِہِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ۔

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۲۴۳۳) جلد۲ صفحہ۵۷۸

قال الالبانی: صحیح

حضرت انس بن مالک –رضی اللہ عنہ– نے فرمایا

میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ (یا رسول اللہ!) میری قیامت کے دن شفاعت فرمایئے گا تو آپ نے ارشاد فرمایا ''میں شفاعت کروں گا'' میں نے عرض کی یارسول اللہ! میں آپ کو (قیامت کے دن) کہاں تلاش کروں تو آپ نے جواباً فرمایا سب سے پہلے مجھے پل صراط پر تلاش کرنا میں نے عرض کی۔ اگر میں آپ سے پل صراط پر نہ ملوں تو، آپ نے ارشاد فرما، مجھے میزان پر تلاش کرو میں نے عرض کی اگر میں میزان پر آپ سے نہ ملوں تو آپ نے ارشاد فرمایا مجھے حوض پر تلاش کر لینا میں ان تین جگہوں میں سے پلٹنے والا نہیں ہوں۔

ایک اور حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِی الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ فَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَرَاٰى نَفْسَهٗ اَنَّهٗ قَدْهَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِی الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ. الخ۔

مشکوٰۃ المصابیح ۴۸۵، وقال متفق علیہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ مومن کو قریب فرمائے گا اور اس پر اپنا پردہ رکھے گا اور اسے (مخلوقات سے) چھپالے گا پھر فرمائے گا کیا تو اپنے اس گناہ کو پہچانتا ہے کیا تو اپنے اس گناہ کو جانتا ہے وہ کہے گا ہاں اے میرے رب! یہانتک کہ وہ اپنے تمام گناہوں کا اقرار کرے گا اور وہ سمجھے گا کہ اس کے نصیب میں ہلاکت ہے۔ تو اللہ فرمائے گا میں نے تیرے گناہوں پر دنیا میں پردے ڈالے رکھے اور آج میں تیرے گناہوں کو معاف کرتا ہوں تو پھر اسے اس کی نیکیوں کی کتاب دیکھائی جائے گی (اور اسے جنتی قرار دیا جائے گا)

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ ستار وغفار ہے وہ پردہ پوشی فرماتا ہے تو اللہ اس درجہ رحیم وکریم ہے ہمیں چاہیے کہ اس کی نافرمانی سے گریز کریں اس کی فرمانبرداری کو اپنا شعار بنائیں۔ اور اس کے در پر جھکنا اپنے لئے سعادت جانیں۔

پھر یہ قیامت کو ساری بہاریں اہل ایمان کے لئے ہیں۔ وہ خوش قسمت آدمی جس کا خاتمہ ایمان پر ہوا جو اس دنیا سے رخصت ہوا تو اپنی نعمت ایمانی کو ساتھ لے کر گیا۔

اب تمہیں چاہیے کہ یہ زندگی کے لمحات اللہ تعالیٰ سے ڈرتے

گزارنے چاہئیں پانچوں وقت اس علیم وخبیر کی بارگاہ میں جھکا کر گزارنے چاہئیں راتوں کو اٹھ اٹھ کر اس کے حضور سجدہ ریز ہونا چاہیے کیونکہ کسے خبر ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ آیئے اس اللہ سے دعائیں مانگا کریں کہ خالق ومالک ہمارا خاتمہ ایمان پر فرما۔ پس جس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا اس کیلئے اگلے جہاں بخشش ونجات کے بہت سامان ہیں۔

آیئے ہم اپنے آپ کو گناہوں سے بچائیں اور اللہ جل جلالہ سے اپنے تمام معاملات درست رکھیں وہ جہاں رحیم وکریم ہے وہاں وہ بے نیاز بھی ہے اس کے سامنے کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں اگر وہ پکڑنا چاہے تو کوئی چھڑانے والا نہیں۔

ایک بات یادرہے کہ

مومن سے کوئی گناہ کوئی غلطی سرزد ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے لطف وکرم سے اسے دنیا میں کسی بیماری، کسی تنگی کسی پریشانی یا کسی مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جس سے اس کا دل پسیج جاتا ہے۔ اور پھر وہ اپنے خالق ومالک کی طرف رجوع کرتا ہے۔ جس سے خالق ومالک جل جلالہ اس کے اس جرم، اس کی اس کوتاہی کو معاف کر دیتا ہے اکثر ایسے ہوتا ہے کہ بندہ مومن جب دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو خالق ومالک جل جلالہ اسے پاک وصاف کر دیتا ہے وہ اپنی قبر میں بالکل طیب وطاہر ہو کر جاتا ہے۔ پھر وہ قبر اس کیلئے جنت کا باغ بنتی ہے۔

اور کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ بندہ مومن اپنے گناہوں اور کوتاہوں سمیت قبر میں جاتا ہے اس کے اعزہ واقارب اس کیلئے مغفرت کی دعا مانگتے ہیں اللہ جل جلالہ اہل ایمان کی دعا کی برکت سے اس جانے والے کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے پھر جب وہ قیامت کو اٹھے گا تو وہ گناہوں سے بالکل پاک وصاف ہوگا۔

لیکن ایک کافر ومشرک کے گناہ اس کے ساتھ رہیں گے اس کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان ہی نہیں اس نے کبھی خالق ومالک کی بارگاہ میں یہ عرض ہی نہیں کی کہ اے اللہ مجھے معاف کر دے میرے گناہ معاف کر دے تو ایسے نافرمان کیلئے جہنم کے دھکتے ہوئے انگارے تیار ہیں۔

اگر کسی منکر خدا سے ایسی کوئی بات نظر آجائے جو صورۃً نیکی معلوم ہوتی ہو تو یاد رکھے وہ بھی نیکی نہیں کیونکہ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کسی نے بے وضو نماز ادا کی ہو۔ تو ایسے آدمی کی نماز ہرگز قبول نہیں ہوتی بلکہ احکامات الٰہیہ کا استہزاء کرنے پر اسے مزید سزا ملتی ہے۔ کافر ومشرک چونکہ نعمت ایمان سے خالی ہے اس لئے اس کا کوئی عمل اسے قیامت کو نفع نہ دے گا۔

مفسر قرآن علامہ ابن جریر طبری روایات نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

فَهٰذِهِ الْاَخْبَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تُنْبِئُ عَنْ اَنَّ الْمُؤْمِنَ اِنَّمَا يَرٰى عُقُوْبَةَ سَيِّئَاتِهِ فِي الدُّنْيَا ، وَثَوَابَ

حَسَنَاتِهِ فِی الْآخِرَةِ ،وَاَنَّ الْکَافِرَ یَرٰی ثَوَابَ حَسَنَاتِهِ فِی الدُّنْیَا وَ عَقُوْبَةَ سَیِّئَاتِهِ فِی الْآخِرَةِ. وَاَنَّ الْکَافِرَ لَا یَنْفَعُهٗ فِی الْآخِرَةِ مَاسَلَفَ مِنْ اِحْسَانٍ فِی الدُّنْیَا مَعَ کُفْرِہٖ۔

تفسیر ابن جریر ۳۰/۳۲۶

حضور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی یہ احادیث مبارکہ بتاتی ہیں کہ مومن اپنے گناہوں کی سزا دنیا میں پالے گا اور اپنی نیکیوں کا اجر دار آخرت میں پائے گا اور کافر اپنی صورۃً نیکیوں کا اجر دنیا میں دیکھے گا اور اپنی سیئات ، گناہوں کی سزا آخرت میں پائے گا اور کافر نے دنیا میں جو صورۃً اچھائی کی ہوگی اس کے کفر کے سبب اسے آخرت میں کوئی نفع نہ دے گی۔

اللہ تعالٰی اپنے حبیب کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہم سب اہل ایمان کے ایمان سلامت رکھے اور ہمیں سیّد العالمین صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا کیف نصیب فرمائے اور آپ کی اتباع میں زندگی گزارنے کی سعادت نصیب فرمائے ہماری سیئات سے درگزر فرمائے اور ہمارا دامن نیکیوں سے بھرپور فرمائے۔

محمد کریم سلطانی

2/06/2003

زیرسرپرستی
فقیہ عصر الحاج
مولانا مفتی محمد امین صاحب
مدظلہ العالی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم حضور نبی کریم ﷺ کی نظر رحمت سے

10 ایکڑ 80 کنال پر مشتمل اسلامک یونیورسٹی

جامعہ تبلیغ الاسلام

مفتی آباد شاہکوٹ روڈ نزد کھرڑیانوالہ فیصل آباد
میں

دو سالہ کورس

اللغۃ العربیہ

خصوصیات

- پاکیزہ علمی ماحول
- کمپیوٹر کی تعلیم
- تعلیم کے ساتھ تربیت
- مخلص تجربہ کار ماہر اساتذہ
- جدید رہائش

جسمیں
شریک ہونے والے طلباء

داخلہ
مڈل پاس طلباء کا ہوگا

الداعی: محمد کریم سلطانی

جامعہ تبلیغ الاسلام
مفتی آباد شاہکوٹ روڈ نزد کھرڑیانوالہ فیصل آباد
04691
361860

0300-9654294